طبعاً نہایت شریف، خوش اخلاق اور مخلص انسان تھے۔ راقم الحروف پر بزرگانہ شفقت فرماتے تھے۔ حیدرآباد سے محب مکرم ڈاکٹر یوسف الدین صاحب جب کبھی علی گڈھ آتے تھے مرحوم کا سلام وپیغام ضرور لاتے تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ قحط الرجال کے اس زمانہ میں موصوف کی وفات حسرت آیات مسلمانوں کے لیے ایک عظیم علمی اور ملی حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت وبخشش کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

چودھری غلام رسول مہر کا انتقال ۷۰ برس کی عمر میں گذشتہ مہینہ لاہور میں ہوا۔ ہماری بزم علم وادب کے اہم رکن تھے۔ ان کی شہرت کا آغاز اخبار نویسی" کی حیثیت سے ہوا۔ برسوں تک اخبار زمیندار لاہور کی ادارت کرتے رہے۔ جب وہاں سے مولانا ظفر علی خاں کی پالیسی سے اختلاف کے باعث وہ اور عبدالمجید سالک الگ ہوئے تو دونوں نے مل کر بڑی آب وتاب اور طمطراق سے روزنامہ" انقلاب " نکالنا شروع کیا۔ مہر صاحب افتتاحیہ لکھتے تھے جو بڑا پرمغز، مدلل اور سنجیدہ ہوتا تھا اور سالک "افکار وحوادث " لکھتے تھے۔ جو مزاجیہ ہوتے اور اردو زبان وادب کے چٹخاروں کے باعث بڑی دلچسپی اور شوق سے پڑھے جاتے تھے۔ مہر صاحب کا قلم بڑا شگفتہ تھا۔ جو کچھ لکھتے تھے بڑے غور و فکر اور مطالعہ کے بعد لکھتے تھے۔ وہ صرف اخبار نویس نہیں بلکہ صف اوّل کے ادیب، مصنف اور محقق بھی تھے۔ مرزا غالب اور حضرت سید احمد شہید ان کے تحقیقی مطالعہ کے خاص .... موضوعات تھے۔ ان پر انھوں نے نہایت وقیع اور قابل قدر کتابیں لکھی ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ ان کی عقیدت ارادت کے درجہ کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس ارادت کے باعث ان کو قرآن مجید کے ساتھ بھی بڑا شغف اور اس کا خاص ذوق تھا۔ افسوس ہے تقسیم کے بعد پاکستان میں ان کو وہ عروج حاصل نہیں ہوا جس کے وہ مستحق تھے۔ وہاں کی سوسائٹی میں ان کی شخصیت کچھ دب سی گئی تھی۔ آخر عمر میں ان کی معاشی پریشانیاں بہت بڑھ گئی تھیں جس کا اندازہ ان خطوط سے ہوتا ہے جو" نقوش کے مکاتیب نمبر میں چھپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور درجاتِ آخرت کی راحتیں نصیب فرمائے۔